مولانا حافظ مہر محمد میانوالویؒ

محمد اعجاز مصطفیٰ

۴؍محرم الحرام مطابق ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ دوپہر ایک بجے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے متخصص، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے فاضل، محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، حضرت صوفی عبدالحمید سواتی نور اللہ مراقدہم کے شاگردِ رشید، ماہنامہ ''تعلیم القرآن راولپنڈی'' کے سابق مدیر، مدرسہ قرآن وسنت وام حبیبہؓ للبنات کے بانی، مہتمم وشیخ الحدیث، درجنوں کتابوں کے مصنف حضرت مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی دنیائے فانی کی ۶۸ بہاریں گزار کر عالم جاویدانی کی طرف رحلت فرماگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ ولہٗ ما أعطٰی و کل شیء عندہٗ بأجل مسمّٰی۔

علمائے ربانیین وراسخین فی العلم ایک ایک کر کے بڑی تیزی کے ساتھ عالم آخرت کی طرف جارہے ہیں۔ ابھی گزشتہ ماہ حضرت مولانا بشیر احمد حصاریؒ کا انتقال ہوا جو محدث العصر حضرت بنوری نور اللہ مرقدہٗ کے خصوصی شاگرد و محقق عالم تھے۔ اس ماہ حضرت بنوری قدس سرہٗ کے دو اور شاگرد: حضرت مولانا حافظ مہر محمد میانوالویؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سائیں عبدالغفور قاسمی رحمہما اللہ تعالیٰ رختِ سفر باندھ کر اس عالم سے کوچ کر گئے ہیں۔ ان اکابر علماء کا پے در پے سفرِ آخرت پر روانہ ہونا قبضِ علم اور علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

براہِ راست حضرت بنوری نور اللہ مرقدہٗ سے کسبِ علم اور فیض پانے والے جو علماء کرام موجود ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی عمروں میں برکتیں عطا فرمائے، ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہمیں ان کی قدر کرنے اور ان سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ حضرات بھی اگر اس دنیا سے اُٹھ کر چلے گئے تو دنیا میں علمی اعتبار سے سوائے تاریکی اور گمراہی کے اور کچھ نہ بچے گا، اس لیے کہ جس طرح حضرت مولانا بشیر احمد حصاریؒ محقق عالم اور امتِ مسلمہ کو دین کی صحیح راہ بتانے والے تھے،

اسی طرح حضرت مولانا حافظ مہر محمد میانوالویؒ بھی متبحر عالم اور ردِ شیعیت میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے تھے۔

حضرت مولانا حافظ مہر محمد میانوالویؒ ۱۹۴۵ء میں بزرگوں کے خادم، نہایت متقی و پرہیزگار بزرگ میاں محمد مرحوم کے گھر تھٹے والی ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے ناظرہ وحفظ کی تعلیم اپنے نانا حافظ خیر محمدؒ اور حافظ محمد رمضانؒ سے پائی۔ پرائمری اور مڈل تک عصری تعلیم اپنے علاقہ میں رہ کر حاصل کی۔ اس کے بعد درسِ نظامی کی ابتدائی تعلیم مولانا غلام رسول صاحبؒ سے حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۶۶ء میں نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے دورہ حدیث مکمل کیا اور تخصص کے لیے محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری قدس سرہٗ کے ادارہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں داخلہ لیا اور تخصص کی تکمیل پر حضرت بنوریؒ کے حکم سے ''الکوفة وعلم الحديث'' کے موضوع پر عربی میں عمدہ وجاندار مقالہ لکھا۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ کراچی میں قیام پذیر رہے، مختلف مساجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے۔ کچھ عرصہ تاج کمپنی میں پروف ریڈر رہے۔ فوج میں بھی بطور امام وخطیب خدمات سرانجام دیں، حق گوئی وبے باکی کی بنا پر فوج میں نہ رہ سکے۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ کے ادارہ میں ''ماہنامہ تعلیم القرآن'' کے تین سال تک مدیر ومضمون نگار رہے۔ اس کے بعد اہل علاقہ کو دین سے وابستہ کرنے اور جوڑنے کے لیے ۱۹۹۱ء میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی، جہاں بنات کے لیے دورہ حدیث تک تعلیم ہے اور بنین کے لیے حفظ وناظرہ کا انتظام ہے۔ آپؒ نے افغانستان اور ہندوستان کا کئی بار سفر کیا۔ حرمین شریفین میں بھی دوبار حاضری دی، پہلی مرتبہ ۱۹۷۵ء میں فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے اور دوسری بار ۲۰۰۱ء میں عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ کو درسِ قرآن کا بے حد شوق تھا، اس بنا پر آپ نے تین بار قرآن کریم درساً مکمل کیا۔ آپؒ کو تصنیف وتالیف کا بھی عمدہ ذوق تھا، یہی وجہ ہے کہ آپؒ کے قلم سے کئی کتب منصۂ شہود پر آئیں، جن کی اجمالی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

۱:......عدالتِ حضرات صحابہ کرامؓ۔ ۲:......تحفۂ امامیہ۔ ۳:......سیف اسلام۔ ۴:......ہم سنی کیوں ہیں؟ (یہ کتاب عبدالکریم مشتاق مرتد کی کتاب ''میں شیعہ کیوں ہوا؟'' کا جواب ہے۔ ۵:......اہل سنت مذہب سچا ہے۔ ۶:......حرمتِ ماتم وتعلیماتِ اہل بیتؓ۔ ۷:......مسلمان کسے کہتے ہیں؟۔ ۸:......معراجِ صحابیتؓ (یہ کتاب 'ایک شیعہ رافضی کی کتاب کا جواب ہے)۔ ۹:......اہل بیتؓ کی نورانی تعلیمات۔ ۱۰:......تحفۃ الاخیار (اعتراضات کا رد)۔ ۱۱:......شیعہ سے سوسوالات۔ ۱۲:......محرم میں امن کیسے ہو؟۔ ۱۳:......حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت۔ ۱۴:......شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت۔ ۱۵:......کلمہ طیبہ اور خلفاء راشدینؓ۔ ۱۶:......تلخیص نہج البلاغة۔ ۱۷:...... ایمانی دستاویز (مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی کتاب ''تاریخی دستاویز'' کا جواب ایک شیعہ نے لکھا تھا، اس کا جواب الجواب آپؒ نے ''ایمانی دستاویز'' میں دیا)۔ ۱۸:......خوشبوئے نبوت واہل بیتؓ۔ ۱۹:......عقائد شیعہ۔ ۲۰:......رمضان اور روزوں کے مسائل۔ ۲۱:...... پاکستان میں اسلام کیسے قائم ہو؟۔

یہ تمام کتب آپؒ کے مکتبہ ''مکتبہ عثمانیہ، بَن حافظ جی، ضلع میانوالی'' سے طبع شدہ ہیں۔ آپؒ کی ایک تصنیف ''عدالت حضرات صحابہ کرامؓ '' کے شروع میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری قدس سرہٗ کی تقریظ بایں الفاظ ثبت ہے:

''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلي علیٰ رسولہ الکریم، أما بعد: میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولانا مہر محمد میانوالوی فارغ التحصیل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ وشاگرد رشید حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی (جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) کے درجہ تخصص فی الحدیث میں شوال ۱۳۸۶ھ میں داخل ہوئے اور کامل دو سال نصاب کے تحت کام کیا اور آخر میں ''الکوفۃ وعلم الحدیث'' کے عنوان پر فل اسکیپ سائز کے ۳۳۵ صفحات پر علمی اور تحقیقی مقالہ (عربی میں) لکھ کر پیش کیا اور مدرسہ ہذا سے تخصص فی علوم الحدیث کی سند حاصل کی۔

مولانا کو علمی مقالات پر مضامین لکھنے اور تصنیف وتالیف کا خاص ذوق حاصل ہے۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے ماہنامہ ''بینات'' میں بھی ان کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اب فضائل صحابہؓ کے موضوع پر عدالت حضرات صحابہ کرامؓ کے نام سے تقریباً ۴۰۰ صفحہ کی مستقل علمی وتحقیقی کتاب بھی لکھی ہے، جو عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ مولانا مہر محمد نہایت ملنسار اور صلح پسند عالم ہیں۔ تقریر وتحریر دونوں پر اچھی دسترس حاصل ہے۔ مدرسہ اور اساتذہ نے ان کے اخلاق اور کردار کو پسندیدہ پایا ہے، کبھی کوئی شکایت ان سے پیدا نہیں ہوئی۔

(مولانا) محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ — الاستاذ المشرف

مدیر مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر: ۵ — (مولانا) محمد ادریس غفرلہٗ، ۲۶ر شعبان ۱۳۹۱ھ''۔

آپؒ کی شادی ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ ہوئی۔ دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ دونوں بیٹے اور تین بیٹیاں عالمہ ہیں، سب شادی شدہ اور بال بچوں والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

آپ شوگر کے مریض تھے اور شوگر کے مریض کے لیے روزہ رکھنا انتہائی مشکل ہوتا ہے، اس کے باوجود آپ رمضان تو کیا' شوال، محرم اور ایامِ بیض کے روزے بھی پابندی سے رکھا کرتے تھے۔ تہجد کا بھی معمول رہا، اسی طرح اشراق، چاشت اور اوابین کی بھی کسی حد تک پابندی فرماتے تھے۔

مرض الوفات اور وصیت

وفات سے پندرہ بیس دن پہلے بخار و نزلہ وغیرہ محسوس ہوا جو بڑھتے بڑھتے ٹائیفائیڈ کی شکل اختیار کر گیا، جس سے کمزور ہوتے چلے گئے۔ اپنی وفات سے پانچ دن پہلے ہی بتادیا تھا کہ اب میرے

اگلے سفر کی تیاری ہے۔ آخری دنوں میں قرآن کریم کی آیت: ''تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ'' اور درود شریف کا کثرت سے ورد کرتے رہے۔ وفات سے ایک دن قبل جمعہ کے دن گیارہ بجے جمعہ کی تیاری کی، غسل کر کے صاف کپڑے پہن کر مندرجہ ذیل وصیت لکھوائی:

''صحابہؓ واہل بیتؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ماننے والے تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ میں تو تائید اہل سنت اور ردِ رفض میں ایک عرصہ گزار کر، کتابیں لکھ کر اس دنیا سے جا رہا ہوں، میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہی مغفرت کا ذریعہ بنائے، آمین۔ آپ سے گزارش ہے کہ تمام مکاتب فکر انصاف سے یہ کتابیں پڑھیں، دلیل کا جواب نہیں ہوتا، دلیل کا توڑ نہیں ہوتا۔ دلیل قرآن ہے یا حدیث ہے یا اہل بیتؓ کے افادات اور تاریخ وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ اس کو تو زیادہ سے زیادہ اخلاص کی شکل میں، امن عامہ کی شکل میں جھگڑا کیے بغیر، سنی شیعہ کا مسئلہ کیے بغیر آگے پھیلائیں اور ان لوگوں تک پہنچائیں جن پر ظلم ہوتا ہے یا وہ مقہور وکمزور سمجھے جاتے ہیں اور لوگ ان سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، ان تک یہ لٹریچر پہنچے اور وہ اس کو پڑھیں اور پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں کہ: اللہ سچے ہیں، وحدہٗ لاشریک۔ حضرت محمد پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ایسا امام مہدی جس کا ماننا ضروری ہو اور اختلاف کرنے والا کافر ہو جائے۔ کیونکہ اسلام میں اختلاف وانتشار کی راہ غیر مسلموں نے پھیلائی ہے۔ آپ حضرات نماز پر ثابت قدم رہیں، حلال خوری پر اور حرام سے اجتناب پر اور سچ بولنے پر اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کریں۔ اللہ کے دین کو آگے پھیلائے رکھیں اور یہی میری آپ سے آخری گزارش ہے۔ علمائے دین سے میری گزارش ہے کہ وہ لٹریچر کو اپنے حلقۂ احباب میں زیادہ سے زیادہ چلانے، پھیلانے کی کوشش کریں اور اپنی عوام کو درست فرمائیں اور لوگوں کو رفض کی بیماری سے بچائیں، آمین۔ وآخر دعوانا أن الحمدللّٰہ رب العالمین۔''

آپ کی نمازِ جنازہ حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب نے پڑھائی۔ آپؒ نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ میری نماز جنازہ حضرت محمد عمر شاہ پڑھائیں، جو موسیٰ زئی گدی سے تعلق رکھتے ہیں اور بزرگ شخصیت ہیں۔ وہ آپ کے جنازہ میں موجود تھے، مگر کمزوری کی وجہ سے قیام نہ کر سکتے تھے، اس لیے وہ نماز جنازہ نہ پڑھا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپؒ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپؒ کی جملہ حسنات وخدمات کو قبول فرما کر آپؒ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔